نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ　　　　قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۲۸ - جلد ۷　　　　لودیانہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۹ء　　　　قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اطلاعنامہ

بعدالت چیف کورٹ پنجاب مقدمہ صیغہ ازدواج نمبر ۵ ۱۸۷۹ء

ایلن سایلہ　　　　بنام عبداللہ رسپانڈنٹ

بنام عبداللہ دیسی عیسائی جو اخیر مرتبہ بمقام گجرات بود و باش رکھتا تھا - واضح رہے کہ سایلہ متذکرہ بالا نے ۱۹ جون ۱۸۷۹ء کو تمہارے برخلاف ایک سوال بموجب ایکٹ طلاق ۱۸۶۹ء محریہ ہند باستدعا کالعدم ہونے ازدواج کے عدالت ہذا میں گذرانا تھا اور ۲۳ ماہ مذکور کو جسٹس تھارنٹن صاحب نے جو منجملہ حکام چیف کورٹ ایک حاکم ہیں یہہ حکم صادر کیا تھا کہ تم پر سوال مذکور کا اجرائے بجائے طریقہ معمولی کے اور طریقہ پر اُس طرح سے کیا جائے جسکی نسبت دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۹ء میں شرط درج ہے - اس سبب سے تم بذریعہ اطلاعنامہ ہذا ۱۸ جولائی ۱۸۷۹ء کو ۱۱ بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں بمقام لاہور اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونے اور وہاں سوال مذکور کے جواب دینے کیلئے طلب کئے جاتے ہو - سوال مذکور کی ایک نقل اس غرض سے کہ تمہاری درخواست پیش کرنے پر تمہارے حوالہ کیجائے دفتر رجسٹرار عدالت ہذا میں طیار رکھی ہے اگر تم حکم مندرجہ بالا کی تعمیل نکروگے باوجود تمہاری غیر حاضری کے عدالت ہذا سوال مذکور کی سماعت شروع کریگی اور اُسپر حکم صادر کریگی - مورخہ ۲۴ جون ۱۸۷۹ء بمقام لاہور واقع پنجاب

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل بمقام روڑکی

ہوں وصل سے ترا طالب دیدار شب و روز -
ہے آرزوئے وصل تری یار شب و روز
پل بھر بھی تیرے ہجر میں زنہار شب و روز -
لگتی ہی نہیں آنکھ ستمگار شب و روز
ہر دم ہے مجھے یاد ای دلدار شب و روز -
گفتار تیری اور تیری رفتار شب و روز
زاہد سے نہ مطلب ہے نہ مے خوار و نسے کچھ کام -
رہتا ہوں مئے وصل سے سرشار شب و روز
آ ے مرے مسیحا تو شتاب آ کے خبر لے -
تڑپے ہے ترے ہجر کا بیمار شب و روز
کچھ جاہ کی خواہش نہ مجھے زر کی طلب ہے -
تیرا ہی فقط ہوں میں طلبگار شب و روز
اے گل ہے ترے عیسیٰ ہی گل کہتا ہے دلیں -
کھٹکے ہے جدائی کا ترے خار شب و روز

نورافشاں

لارڈ لارنس صاحب مرحوم

ہمنے ہفتہ گذشتہ میں حضور لارڈ لارنس صاحب سابق گورنر جنرل کشور ہند کی وفات کی خبر حسرت اثر معہ سوانح عمر کے درج اخبار کی تھی اب جو کچھ صاحب مغفور و مرحوم کی بابت پرچہ غیر معمولی گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۳۰ جون منجانب حضور لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل ہند شایع ہوا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - اور باقی کیفیت لارڈ لارنس صاحب مرحوم کے اعزاز و اکرام کی جو بعد وفات کے انگلنڈ میں

جو کئی ہر وہ صیغہ اخبارات تار برقی میں ہم نے درج کی ہیں ناظرین ملاحظہ فرماویں +

حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو لارڈ لارنس صاحب سابق ویسرائے و گورنر جنرل ہندوستان کی وفات کی خبر سننے سے دلی رنج و افسوس ہوا +

وارن ہیسٹنگس کے زمانہ کے بعد سے کسی منتظم نے گورنمنٹ ہند کا انتظام ایسی دانشمندی اور تجربہ کے ساتھ نہیں کیا ہے جسکو گورنمنٹ ہند کی ملازمت میں ایسے خاص طور کی تربیت اور ترقی حاصل ہوئی ہو جیسے کہ اُس جلیل القدر اور مشہور اور معروف شخص کے تجربہ اور لیاقت کو حاصل ہوئی تھی جسکا رشتہ حیات اُسوقت جبکہ اُسکی شہرت اور نیکنامی درجہ کمال کو پہنچ گئی تھی گو اُسکی عمر پوری نہیں ہوئی تھی منقطع ہو گیا صاحب ممدوح نے اپنے ملک کے واسطے ایک عمدہ نمونہ اُن تمام باتوں کا چھوڑا ہے جو اُن اعلی درجہ کی صفتوں میں سب سے زیادہ عمدہ ہیں جنکے لحاظ سے ہندوستان کا صیغہ سول سروس واجبی طور سے مشہور و معروف ہے اور جن میں وہ بحالت موجود ہونے ایسے عمدہ نمونہ کے اپنے روبرو ہرگز قاصر نہوگا +

جو مشہور و معروف خدمتیں لارڈ لارنس نے ہندوستان کے حق میں پنجاب کے عہد حکومت میں انگریزی حکومت کے دلیرانہ طور پر محفوظ رکھنے اور بحیثیت ویسرائے ہونے کے ایک ایسی سلطنت کا امن و امان کے ساتھ انتظام کرنے سے کی تھیں جو خطرہ سے بچائی گئی تھی۔ انکی داد اُس رنج و الم کی جو ہندوستان کو انکی وفات سے ہوا ہے اور اُس فخر کے جسکے ساتھ وہ اُن کے نام کو یاد کرتی ہے اس پردہ دفتر میں مناسب طور سے نہیں دی جا سکتی ہے +

ہاں صاحب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس خواہش سے کہ اِن خیالات کا اور اُس قومی احسانمندی کا جو قومی خدمات کا نہایت عمدہ صلہ ہوتی ہے کسی عام طریقہ میں اظہار کیا جاوے بہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قلعہ فورٹ ولیم کا جھنڈا کل یعنے یکم جولائی کو نصف مستول تک جھکا دیا جاوے اور غروب آفتاب کیوقت اکیس توپیں ایک ایک منٹ بعد فیر کیجاویں اور اخیر توپ غروب آفتاب کیوقت فیر کیجاوے اور جھنڈا گرا دیا جاوے +

ہز اکسلنسی باجلاس کونسل یہہ بھی ہدایت فرماتے ہیں کہ اس اندوہناک موقع پر اسی قسم کی علامات قومی تعظیم و تکریم کی ہندوستان میں گورنمنٹ کے اور تمام صدر مقاموں میں ادا کیجاویں تاکہ تمام ہندوستان میں جسکی تواریخ کے ساتھ لارڈ لارنس کی نیکنامی اور شہرت ہمیشہ قایم رہیگی ایک سرے سے دوسرے سرے تک اُس مدبر کی یادگار میں مراتب اعزاز و اکرام ادا کئے جاویں جسنے ہندوستان پر ایسی دانشمندی کے ساتھ حکمرانی کی تھی جو ہندوستان سے شفقت آمیز ملازمت کے زمانہ میں مرتبہ رسوخ کو پہنچ گئی تھی اور اُسکی وہ دلیری جسکا سخت امتحان کیا گیا تھا نہایت سخت و نازک زمانہ میں جو ہندوستان پر گذرا ایک نمایاں طریقہ میں برابر ظاہر ہوتی تھی +

بحکم صاحب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل

سی برنرڈ

قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ

شاہ تھیبا کا ظلم

ہفتہ حال کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ تھیبا ابھی تک برابر ظلم کر رہا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کا اُسکو چنداں خوف نہیں ہے کیونکہ جس حالت میں انگریزی سفیر وغیرہ اُسکے پاس پہونچے اور اُسنے اپنی حرکات ناشایستہ سے ہاتھ نہ اُٹھایا تو کسطرح معلوم ہو کہ وہ ہماری سرکار سے کچھ خوف رکھتا ہے +

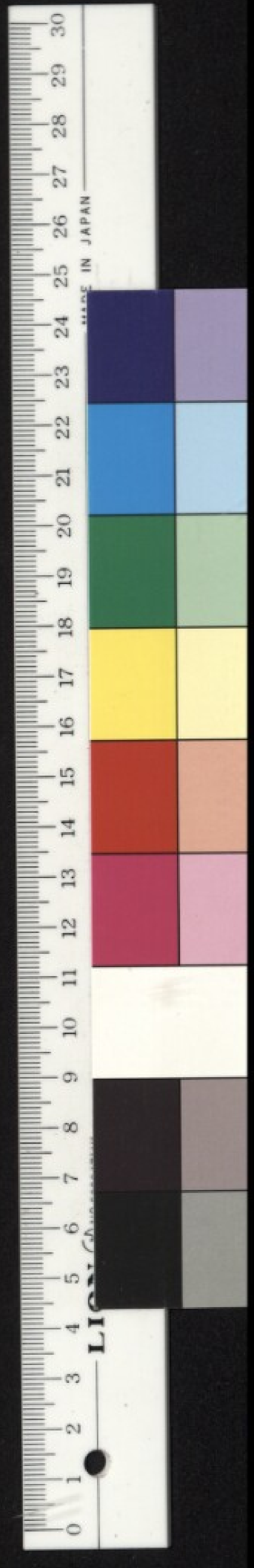
اب ہمکو کچھ اُمید نہیں ہے کہ شاہ تھیبا بلا مزاحمت گورنمنٹ انگریزی کے باز آوے۔ کیونکہ اب بہت عرصہ گذر چکا ہے کہ اُسکے ساتھ خط و کتابت جاری ہے اگرچہ وہ ہمارے سرکاری مراسلات کا جواب تسلی آمیز دیتا ہے مگر جو کچھ شروع سے اُسکے دل میں خیالات ہیں اُنہیں کی پابندی کر رہا ہے اور ہمیشہ نئے نئے ظلم ایجاد کرتا جاتا ہے +

ہمارے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند اب اُسپر ایسا زور ڈالے کہ جسکے سبب وہ آئندہ کو ظلم نکرنے پاوے ۔ اور اگر گورنمنٹ ہند ایسا نہیں کریگی تو وہ روز بروز دلیر ہوتا جائیگا اور پھر سوائے جنگ کے اور کوئی چارہ نہیں رہیگا +

خدیو مصر

ہمکو خدیو مصر سابق کی بابت اب اسقدر اور معلوم ہوا ہے کہ اُسکا ارادہ روس کے ورغلانے سے ایسا ہو گیا تھا کہ سلطان روم سے بغاوت اختیار کیجاوے اور جسطور ہو سکے روس کے سایہ عاطفت میں رہے۔ مگر یہہ اُسکا ارادہ سلطان کو معلوم ہو گیا اور سلطان نے دیگر سلاطین سے خط و کتابت کر کے اُسکا جلد بندوبست کر دیا یعنے اسمعیل خدیو مصر سابق کو برخاست کر دیا اور بجائے اُسکے شہزادہ توفیق کو مقرر کر دیا +

معلوم نہیں کہ ہندوستان کے مسلمان اب اسمعیل سابق خدیو مصر کے حق میں کیا فتویٰ دینگے +



بقیہ محمدیوں کے اُس دعویٰ کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیونکی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

۷۔ پھر محمدی کہتے ہیں کہ اب بھی ایک کمیٹی کہ انجیل کو درست اور صحیح کرتی ہے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ عیسائی اپنی مرضی کے موافق اپنی کتابوں کو بدلتے ہیں یہہ ایک بڑے افسوس کی بات ہے کہ اِس ملک کے لوگ بڑی مشکل سے عیسایوں کے مطلب کو سمجھتے ہیں اِسلئے ۱۸۵۷ء میں اِس ملک میں بڑا فساد پیدا ہوا اُن دنوں میں انگریز صرف یہہ چاہتے تھے کہ ان سے اچھی قسم کی بندوق ایجاد کریں۔ لیکن سپاہ نے یہہ سمجھا کہ ہمارا دین بگاڑنے چاہتے ہیں اور اُن کے اصل مطلب کو نہ سمجھے ایسی ہی یہہ بات ہے غور کر کے سنو انگلستان اور امریکہ میں ضرور کمیٹی ہے جو بڑی محنت اور دقت سے انگریزی انجیل کو صحیح کرتی ہے دو سو برس ہوئے کہ انجیل کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور اِسقدر مدت میں ہماری زبان کچھہ بدل گئی اور اسکے سوا انجیل یونانی زبان کے عالم کہ اِس زبان میں بھی انجیل لکھی گئی تھی بہ نسبت سابقہ کے بخوبی سمجھتے ہیں اِس سبب وہ کمیٹی انجیل مروجہ کو انگریزی زبان میں درست کرتی ہے اور یہہ بھی افسوس کی بات ہے کہ جب اِس ملک کی زبان میں انجیل کے ترجمے کئے جاتے ہیں اور محاورے کے سبب جو فرق پڑتا ہے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی کتابیں بدلتے ہیں اور یہہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کے کئی ایک ترجمے ہیں اگر اُن میں کچھہ فرق ہو تو اس سے قرآن نہیں بدل جاتا حقیقت یہہ ہے کہ اصل انجیل یونانی زبان میں ہے اور جو لوگ یونانی زبان سے واقف نہیں اُسکو پڑھ نہیں سکتے اِسلئے اُسکو غیر زبانوں میں ترجمہ کرتے ہیں کہ ہر ایک آسانی سے پڑھے اور یہانتک اُس کے ترجمے ہوئے کہ ہفت اقلیم میں انجیل دو سو کے قریب مختلف زبانوں میں پڑھی جاتی ہے اور جہانتک ہو سکتا ہے اِسکو صحیح اور درست کرتے ہیں تاکہ جو لوگ اُنکو پڑھیں اصلی انجیل کے مطلب کو بخوبی سمجھیں مگر اصلی انجیل کے ایک لفظ کو کبھی نہیں بدلتے چنانچہ انجیل کی کسی آیت میں یرمیاہ کا حوالہ دیا گیا ہے حالانکہ وہ بات یرمیاہ میں نہیں بلکہ ذکریاہ نبی کی کتاب میں ہے لیکن کاتبوں کی بھول سے ایسا ہوا ہوگا یعنے اگلے دنوں میں ذکریاہ کے بدلے یرمیاہ لکھا گیا لیکن ہم لوگ اُسکو کبھی نہیں بدلینگے کیونکہ سب اگلے نسخوں میں پایا جاتا ہے اگرچہ محمدی اسپر اعتراض بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انجیل میں یرمیاہ نبی کا حوالہ دیا گیا ہے حالانکہ ذکریاہ نبی کا حوالہ دینا تھا کیونکہ وہ بات یرمیاہ میں نہیں بلکہ ذکریاہ میں پائی جاتی ہے پس انجیل میں غلط لکھا ہے تو بھی ہم اِس اعتراض کے رد کرنے کے لئے اِس آیت کو نہیں بدلتے اور نہ بدلینگے اگر کوئی حق جو اِس بات کو سوچیگا تو اُس کو بخوبی معلوم ہوگا کہ عیسائی لوگ اپنی کتابوں کی حتی المقدور حفاظت کرتے ہیں ایک لفظ کو کبھی نہ بدلتے اور نہ کسی کو بدلنے دیتے ہیں +

اب ہم اُن دلیلوں کو پیش کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابیں تحریف نہیں ہوئیں چاہئے کہ حق کے متلاشی تعصب اور ضد کو چھوڑ کے عقل کی میزان میں تولیں +

۱۔ محمدی یہہ دعوی کرتے ہیں کہ انجیل ایسی بدل گئی ہے کہ جو بات اُس میں لکھا ہے آگے نہ تھا اور وہ تعلیم جو عیسائی اب مانتے ہیں اصلی انجیل میں بالکل نہ تھی اور یہہ ایک نیا دین ہے جو عیسائیوں نے اپنی عقل سے نکالا ہے لیکن جب ہم اُنسے پوچھتے ہیں کہ وہ اصلی انجیل کیسی تھی اور اُسمیں کیا لکھا تھا تو جواب نہیں دیسکتے کیونکہ وہ جانتے نہیں پر جب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ اصلی کتابیں جن کی بابت قرآن میں یہہ لکھا ہے کہ فَاِنۡ کُنۡتَ فِیۡ شَکٍّ مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ الخ۔ یعنے اگر تمہارے دل میں شک ہو تو کتاب والوں سے پوچھ اب کہاں ہیں تو جاہل لوگ جواب دیتے ہیں کہ خدا نے اُنکو آسمان پر اُٹھالیا یہہ جواب اُنکا عقل سے بعید ہے کیونکہ جب ہزارہا نسخے جو روم شام مصر انگلستان جرمانیہ فرانس ہسپانیہ حبشستان اور اور بہت ملکوں میں بڑے بڑے کتب خانوں عبادتخانوں مدرسوں اور لوگوں کے گھروں میں موجود تھے تو کسطرح وہ سب یکبارگی دروازوں یا چھتوں سے نکلکر آسمان پر اُڑ گئے اور یہہ عجب ماجرا اُس زمانہ کی کسی کتاب میں بھی نہیں لکھا گیا۔ لیکن جب ہم عالم محمدیوں سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ اصلی انجیل کے جو نسخے محمد کے وقت موجود تھے اب اُنکو کیا ہوگیا اور اُنکا نشان کیوں نہیں باقی رہا تو وہ خاموش رہتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے۔ اے میرے عزیزو ذرا سوچو کہ جب وے نہیں جانتے کہ اصلی انجیل میں کیا لکھا تھا اور یہہ بھی نہیں جانتے کہ اسکو کیا ہوگیا ہے تو اُنکی یہہ بات کہ اصلی انجیل موجود نہیں ہے کب قابل اعتبار ہے مثلاً اگر کوئی تمہارے گھر میں آ کے کہے کہ یہہ تمہارا گھر نہیں جب تم پوچھو کہ ہمارا نہیں تو کسکا ہے پھر وہ کہے معلوم نہیں ہے تو تم اُسکو جاہل اور نادان کے سوا کیا سمجھوگے اِسی طرح جو ہم کو کہے کہ یہہ انجیل جو تمہارے پاس ہے اصلی انجیل نہیں اور ہم پوچھیں کہ اصلی میں کیا لکھا تھا اور اُسکو کیا ہوگیا تو وہ یہی کہے کہ خبر نہیں تو ہم کس طرح اُسکو عاقل و فاضل سمجھیں یا اُس کی بات کو مانیں +

اس مقام سے محمدیوں کا یہہ دعویٰ بھی باطل ہوتا ہے کہ اصلی توریت و انجیل میں محمد صاحب کی پیشینگوئی تھی اگر ہوتی تو انہوں نے کسواسطے ان کتابوں کی حفاظت نہ کی کہ اُن کے نبی پر وہ کتابیں گواہی دیتیں اور انہیں کتابوں سے عیسائیوں اور یہودیوں کو قایل کرتے اور اُن کے دین کی ترقی بھی اِس سے ہوتی جاتی کسلیے انہوں نے اُن کتابوں کو بے ایمان عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاتھ سے جو اُنکو خراب کرنے چاہتے تھے بچانیکی کوشش نہ کی بلکہ برعکس اسکے اُنہوں نے اِس بات میں کوشش کی کہ اُن مقدس کتابوں کو بالکل دنیا سے مٹا دیں چنانچہ یہہ بات مشہور ہے کہ جب محمد کی وفات کے تھوڑے دن بعد خلیفہ عمر نے اُس زمانہ کے عیسائیوں کے ساتھ بڑی لڑائیاں کیں اور کئی ایک کتب خانوں کو اپنے قبضہ میں لایا شام میں قیصریا کے اور مصر میں سکندر آباد کے کتب خانہ پر قابض ہوکر سب کو جلا دیا اور اِن کتب خانوں میں بیشمار عیسائیوں و یہودیوں کی کتابیں موجود تھیں اگر اُن میں محمد کی پیشینگوئی ہوتی تو کسواسطے اُنکو جلایا اور حفاظت نہ کی کہ محمد پر عینیہ گواہی ہوتی جسطرح کہ عیسائی لوگ یہودیوں کی کتابوں کو بڑی خبرداری سے رکھتے ہیں اِسلیے کہ وہ عیسیٰ پر مضبوط اور صاف گواہی دیتی ہیں اسی طرح اگر محمد کی پیشینگوئی کتاب مقدس میں پائیجاتی تو ضرور محمدی اُسکی حفاظت کرتے کیونکہ آج تک محمدی توریت اور انجیل میں پیشگوئیاں بڑی سر دردی سے تلاش کرکے اپنے نبی کی طرف منسوب کرتے ہیں دیکھو مدعی اُس کاغذ کو کبھی نہیں جلاتا جس سے اُسکا دعویٰ ثابت ہوتا ہے مگر اُس کاغذ کو جس سے اُس کا جھوٹھ ثابت ہوتا ہے البتہ جلائیگا اگر کوئی مدعی کسی کاغذ کو جان بوجھ کے جلا دیوے اور پھر کچہری میں آکر کہے کہ میرا دعویٰ اُس کاغذ پر موقوف ہے جسکو میں نے جلایا تو لوگ کیا کہینگے غرض اگر خلیفہ عمر اور اُس کے ساتھیوں کو معلوم تھا کہ اِن کتابوں سے محمد کی نبوت ثابت ہوتی ہے تو کبھی نہ جلاتے مگر جب جانتے تھے کہ وہ اُن کے دعویٰ کو باطل کرتی ہیں تو اُنہوں نے اُن کے جلانے میں اپنا فایدہ دیکھا عاقل سوچینگے تو سمجھینگے کہ عمر خلیفہ نے اگلی کتابوں کو کسلیے برباد کرنا چاہا حالانکہ محمد نے کہا تھا کہ اُنسے میری نبوت ثابت ہوتی ہے پس اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر جانتا تھا کہ یہہ دعویٰ درست نہیں ہے اگر یہہ سبب نہ تھا تو لازم ہے کہ محمدی عالم بیان کریں کہ سبب کیا تھا + باقی آئندہ

منقولات

جان ہوورڈ کا احوال

یہہ ایک دولت مند انگریز تھا اور وہ خاصکر اِسلیے مشہور ہے کہ اُسنے انسانی تکلیفات کے گھٹانے میں بڑی کوشش کی جب وہ بالغ ہوا وہ جہاز پر سوار ہو شہر لسبن کو روانہ ہوا۔ راہ میں فرانسیسوں نے اُسکو گرفتار کر لیا اور ۴۰ گھنٹہ تک بھوکھا پیاسا رکھا اور تب اُسکو ایک نجس تہہ خانہ میں جہاں اُسکے لیٹنے کے لئے صرف تھوڑا پوال موجود تھا بند کیا۔ اِس واقعات سے ہوورڈ کو خیال آیا کہ یوں ہی بہتیرے بیمار اور قیدی بڑی سخت مصیبت میں مبتلا ہونگے اور اُسنے آئندہ اُنکی بہتری کے لئے اپنی زندگی میں بڑی بڑی تکلیفیں اور مشقتیں اُٹھائیں +

ہوورڈ کی شادی ایک خوش مزاج جوان عورت کے ساتھ ہوئی جو کمال شوق سے ساری سخاوت کی تدبیروں میں اُسکی مددگار ہوئی۔ اپنی شادی کے تھوڑے ہی دن بعد اُسنے اپنے خود زیور فروخت کئے اور اُنکی قیمت ایک تھیلی میں رکھی جسکا نام اُسنے اور اُسکے شوہر نے سخاوت کی تھیلی رکھا تھا اور اُسی تھیلی سے وے غریبوں اور محتاجوں کی پرورش کرتے تھے۔ جب ہوورڈ بفراغت مع اپنی ملکیت کے زندگی بسر کرنے لگا وہ اپنی اسامیوں اور آس پاس کے محتاجوں کی بہتری اور مدد کے لئے تدبیر ڈھونڈھنے لگا بخار شدت سے آس پاس پھیل گیا جسکے دفعیہ کے لئے جہانتک اُس سے ہو سکا اُسنے اپنی زمین میں سب جھونپڑیوں کو گروا دیا اور اُنہیں ایسے ڈھب اور موقع پر بنوایا کہ پانی کچھ صدمہ نہ پہونچا سکے۔ اِن سادہ اور نفیس سکونت گاہوں کے واسطے اُسنے تھوڑی تھوڑی زمین جسکے سامنے پھولوں کی کیاریاں لگائی گئیں ہر ایک جھونپڑی کے متصل مقید کی تاکہ فی خاندان کے لئے سبزی وغیرہ مہیا کرے۔ اُسنے مدرسے بھی بنوائے جہاں لڑکوں کو مفت تعلیم دیجاتی تھی +

سنہ ۱۷۷۳ء کے قریب ہوورڈ نے اپنے وطن کے قیدخانہ کو دیکھنے چاہا۔ جب اندر داخل ہوا اُسنے اُس مقام کو جیسا کہ اُسوقت سب قیدخانوں کا حال تھا مصیبت کا غار قرار دیا جہاں تندرستی جاتی رہتی اور بُرائی زیادہ ترقی پاتی تھی بڑی کوشش کے ساتھ وہ اپنے دولت خانہ کے قریب کے قیدخانوں کی بہتری کے لئے محنت کرنے لگا۔ اُسکے بعد رفتہ رفتہ دوسرے شہروں کے قیدخانوں کا خواہاں ہوا۔ آخرکار وہ انگلستان و سکاٹلنڈ اور ایرلنڈ کے ہر ایک بڑے قیدخانہ میں گیا اور یوں ہی اُسنے بہت فائدہ عام پہونچایا۔ جب وہ اپنے ملک کی بھلائی میں کسیقدر کامیاب ہوا وہ اپنی سخاوت کا ہاتھ اور دور پھیلانے لگا اُسنے یورپ کے ہر ایک ملک کے لوگوں سے ملاقات کی اُنکا حال و احوال دریافت کیا اور اُنکو صدہا تدبیروں اور ذریعوں سے سنبھالنے اور صحیح راہ پر لانے کے لئے کمال سرگرمی دکھلائی۔ وہ جہاں

کہیں جاتا تھا سخاوت کرتا اور اپنی دولت کو غربا کی مدد کے لئے خرچ کرتا تھا۔ ۱۷۸۹ء میں اسنے معلوم کیا کہ وہ ۴۲۰۰۰ میل سے جو زمین کے محیط سے دونا ہے کم نہ چلا۔ اور کس لئے صرف قیدیوں کی تنگ حالی اور پریشانی کے گھٹانے اور ہلکا کرنے کے لئے ✠

۱۷۸۹ء میں ہوورڈ اپنے آخری سفر کے لئے روانہ ہوا وہ جرمنی سے ہو کے سینٹ پیٹرزبرگ اور ماسکو میں گیا اور تب روس کی آبادیاں جو بحیرہ اسود پر پھیلی ہوی جا پہنچا اور خیرسون میں مقیم ہوا جہاں ایک قاتل بیماری پھیلی۔ ایک عورت نے جو اسی بیماری میں مبتلا ہو گئی تھی ہوورڈ صاحب کو بلایا۔ اس خیال سے کہ شاید وہ اُسے چنگا کر سکے لیکن جب ہوورڈ اُسکے علاج کے لئے وہاں گیا تو وہ خود بیمار پڑ گیا اور آخر کار اپنے کو خدا کے سپرد کر کے ساتھ ایمان و اُمید اور انسانی محبت کے رحلت کر گیا۔ اُسکے آخری فقروں میں سے ایک یہہ تھا۔ کہ کاش کہ مسیح میرے سبب سے بزرگی پاتا خواہ زندگی یا موت سے۔ فقط از مخزن المسیحی

مراسلات

شادی بیوگان

ہندوستان کی بیوہ گان کا حال دیکھ کر ایک مدت سے دل میں تھا کہ اسپر ایک مضمون لکھوں لیکن جب لکھنے کو تیار ہوتا تو دلمیں یہہ خیال آکر نوک قلم کو روک دیتا کہ تو کیوں اپنا وقت بیفایدہ خراب کرتا ہے کیا تیرے لکھنے سے ان اہل ہنود کے دلونپر کہ جنکے لالہ حماقت پرشاد و لالہ جہالت داس و لالہ کوتہ اندیش و لالہ مجہول مطلق پریسیڈنٹ و سکرٹری و ممبر اعلیٰ ہیں کچھہ اثر پیدا ہوگا اور کیا تیرے انجن سے اُنکی آنکھیں کہ جنکو پنڈت جی مہاراج پنڈت شاستر دان جی نادانی و گمراہی کا سرمہ خود غرضی کے کھرل میں اسقدر محنت سے سالہائے سال رگڑ رگڑ ڈال کے اندھی کی ہیں روشنی پاوینگی ہرگز نہیں۔ مگر باوجود اس ہمہ خیالات اسوقت دل نہ رہ سکا اور قلم نہ رک سکی۔ اور یہی دل میں آیا کہ تو تو اپنی طرفسے لکھکر اُنکے کان میں سنا دے کیونکہ صرف یہی ایک وسیلہ ہے کہ جس سے اُن کے دل میں شاید کچھہ اثر پیدا ہو زیرا اکی آنکھہ تو اُنکی بدولت پنڈت جی مہاراج مذکورہ بالا اندھی ہو کر قابل تمیز نیک و بد نہیں ہندوستانمیں اس رسم کے قایم رہنے کے دو سبب ہیں ایک گمراہی و نادانی و دیگر بزدلی و خوف ترک برادری۔ وہ اشخاص جو روشنی علم سے بہرہ مند نہیں ہیں اور اس سبب سے بالکل عقل سے خارج ہیں اور اپنی نیک و بد میں خود تمیز نہیں کر سکتے اور صرف ہدایات برہمنان پر چلتے ہیں اور اُن کے کلام کو موافق کلام اللہ خیال کرتے ہیں اُنکے روبرو تو اگر آپ اس امر کا ذکر بھی کرینگے کہ بیوگان کی شادی ہونی چاہئے تو سب سے اول آپکو یہہ خطاب ملیگا کہ ہائے انگریزی پڑھکر کرشٹان ہو گئے اور اپنے دھرم کو تیاگ دیا بزرگوں کی رسوم کو بُرا کہتے ہیں اور چھوڑتے جاتے ہیں بھلا دیکھو تو اُنکی بُدّی بھرشٹ ہو گئی ہمیں کہتے ہیں کہ تمہارے بزرگ بیوقوف تھے جو ان رسوم پر عمل کرتے تھے یہہ کل کے جمے اور ہماری روبرو کے پیدا ہوئے ہمکو اور ہمارے بزرگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور ہمکو کہتے ہیں کہ وہ رسوم جو برہم پراسے چلی آتی ہیں بری ہیں اور تم اُنکو چھوڑ دو۔ بھائی تم چاہے جو کچھہ کرو ہم تو وہی کرینگے جو ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں چاہے اچھی ہوں چاہے بُری۔ اول تو اس امر کی کوشش ہی نہیں کرتے کہ ایک بات کو دلیل سے خارج کریں اور اگر خارج نہ کر سکیں تو اُسکو تسلیم کریں اور اگر بعض کوشش بھی کریں تو اسقدر عقل کہاں وہ تو صرف گدّی پر بیٹھہ کر گڑ تولنا اور سود پھیلانا اور برہمنونکے پیر زہر چاہے کیسے ہی میلے اور گندے ہوں پانی ڈالکر دھونا اور ڈنڈوت کرنا سیکھے ہیں اور اگر اُن میں سے کسی نے بھولے چوکے آیا بذریعہ صحبت یا اور کسی وجہ سے اپنے سر کے کسی کونے کھچونے میں قدرے عقل کو جگہہ بھی دی تو اُسکی ایسی مٹی خراب کرتے ہیں کہ اُس بیچارے کو سوا بھیجا چھوڑ اکر بھاگنے کے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا اور اسلئے ایسے ایسے دلایل پیش کرتے ہیں کہ جنکو سُننے اور لکھنے سے بھی شرم آتی ہے۔ آپ صاحبان میں سے اکثر کو معلوم ہوگا کہ اہل ہنود میں ایک یہہ رسم ہے کہ جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو اُسکا والد اپنی دختر و داماد کو سنکلپ کر کے دیتا ہے اُسکا اصل مطلب صرف یہہ ہے کہ اب ہم کو اس لڑکی سے بالکل کچھہ واسطہ نہ رہا یعنے کچھہ روپیہ وغیرہ اپنے داماد یا اُسکے والدین سے نہ لیوینگے بلکہ ہمنے اُسکو مفت بطور دان دی ہے۔ اب اس اصل مطلب کا تو نام و نشان بھی نہ رہا برعکس اسکے مثل غلہ و دیگر اجناس سوداگری کھلے دھاڑے بعدم کم و بیشی قیمتاً فروخت ہونے لگیں اور اس رسم کا یہہ مطلب قایم ہوا کہ اب تو ہم نے اُسکو دان کر دیا اسپر ہمارا بالکل کچھہ زور نہیں رہا اور اسلئے ہمکو اسکے ہاتھہ کا پانی پینا بھی جوگ نہیں ہے ازانجملہ ایک صاحب سے جو قدرے سمجھہ دار تھے اور میرے دوست بلکہ کچھہ رشتہ دار بھی تھے دہلی میں میرا خود ذکر آیا کہا ایصاحب آپ بیوگان کی شادی ثانی کیوں نہیں کرتے کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ ہمکو اس بد رسم سے ہر روز کسقدر گناہ و شرم و ذلت اُٹھانی پڑتی ہے جواب دیا کہ بھائی اُسکی

توسب خیر ہے مگر کیا کریں بزرگوں کی رسم کو بھی تو نہیں چھوڑا جاتا اور اگر فرض کیا کہ ہم اُن کے چھوڑنے کا قصد بھی کریں تو بھی بیوگان کی شادی تو کسی صورت میں کرنی مناسب ہی نہیں اور نہ ہو سکتی ہے کیونکہ ظاہر اس امر کا اختیار صرف دو اشخاص کو ہے یا اُنکے باپ کو یا اُنکے خسر کو۔ پس اُنکے خسر کو اُنکی دوبارہ شادی کرکے یہہ بات کب گوارا ہوگی کہ وہ جو اُنکے لڑکے کی بہو کہلاتی تھی دوسرے کی بہو کہلا کر اُسکی سیج پر جاوے اور اُنکے والد کو تو اُنکا بالکل کچھ اختیار ہی نہیں ہے کیونکہ وہ تو اُنکو پن کرکے دے چکا اب اُسکا مال ہے جو چاہے کرے واہ وا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ اِس قسم کے سب اشخاص کہ جنکی تعریف ہو چکی ہے اُسکا سبب اول ہیں۔ سبب دویم وہ اشخاص ہیں کہ جنہوں نے علم و عقل و خرد کے ہتھیار باندھ کر گمراہی و ناداری و جہالت کی فوج کو شکست دی پس یا کر اُن کے قلعہ کے دروازہ تک جو بالکل خالی و بے سپاہ بند پڑا ہے جا پہونچے ہیں اور صرف اِسلئے باہر کھڑے ہیں کہ کوئی اُن میں ایسا نہیں ہے جو اُسکے پھاٹک پر ہمت کی لات مار اُسکے دروازہ کو کھولدے۔ ہاں البتہ ایسے ہزارہا بلکہ سبھی ہیں کہ اگر کوئی ایک ہمت کی لات سے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اُسکے دروازہ کو کھولدے تو سب کے سب دلیل و برہان کی گیتی و کدال لے ایک دم میں مسمار کر اُسکا نام و نشان نہ چھوڑیں اُنسے وہ لوگ مراد ہیں کہ جنکو بذریعہ علم و عقل و تواریخ و اخبارات خوب معلوم ہو گیا ہے کہ یہہ رسم نہایت ہی بُری ہے اور اُسکے سبب ہمارے پر ہزارہا طرح کے الزام و ذلت و خواری و گناہ عاید ہوتے ہیں اور بدل و جان چاہتے ہیں کہ کسی طرح اس رسم کو توڑ کر بیوگان کی شادی ثانی کو رواج دیویں مگر چونکہ انمیں حوا بق سپاہ مذکورہ بالا کوئی آدمی اس قابل نہیں کہ اپنی ہمت سے ایک نمونہ کر دکھاوے کہ جسکی تمثیل دیکر یہہ سب اِس رسم کو اپنے میں قایم کر لیویں اِسلئے بیچارے چار و ناچار اسی میں گرفتار رہتے ہیں۔ یہہ سب سے زیادہ اِس بات سے خوف کرتے ہیں کہ اب تک کسی نے ایسا کیا تو ہے نہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہم کریں تو اہل برادری کہ جنکے دماغمیں بسبب جہالت و تعلیم برہمنان یہہ بات بھری ہوئی ہے کہ اُنکی شادی ثانی نہیں ہونی چاہئے ہمکو انگشت نما اور رسوا کرکے برادری سے نہ نکالدیویں یہہ نہیں خیال کرتے کہ اِن جاہلوں اور بھیڑ چالیونکو گھر کی تو عقل بالکل ہے ہی نہیں کہ جس سے خود نیک و بد میں تمیز کریں اِسلئے جیسا اور ونکو کرتے دیکھتے ہیں کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ اُنکو تو صرف مثل گلہ بھیڑ ایک پیشقدم اور نمونہ درکار ہے کہ جسکی یہہ سب اندھے ہو کر بلا تمیز نیک و بد پیروی کریں اور اُسکو اپنے باپ داد و نکی رسوم کہکر اُسپر عمل کریں۔ اِن صاحبو نسے تو آپ کوئی بات کیسی ہی بیجا کرالیویں اور بھلا یہہ تو بیجا ہے نہیں بشرطیکہ اُسکا نام رسم رکھدیں۔ اِسلئے اب شادی ثانی کرنے کو بُرا کہکر اُس سے پرہیز کرتے ہیں جب اِسکے دو چار نمونہ ہو جاینگے تو شادی ثانی نہ کرنیکو بُرا کہکر اور اُس سے پرہیز کرکے شادی ثانی کرنے کی رسم پر چلیں گے۔ اے صاحب آپ اُنسے تو بالکل خوف نہ کرو کیونکہ یہہ صاحب تو بالکل گھر کی عقل سے خالی ست بچنی اور بھیڑ چالی ہیں۔ پس اے صاحبان اِن صاحبو نسے تو اِس امر میں کسی طرح کی اُمید رکھنی بقول شیخ صاحب دماغ بیہودہ پختن و خیال باطل بستن ہے۔ پس اب سب طرف سے مایوس ہو کر صرف آپ ہی صاحبو نسے کچھ اُمید ہے اب بندہ آپ صاحبان کی خدمت فیضدرجت میں ملتمس و عرض پرداز ہے کہ کیا آپ صاحبونکو اِن بیچار و نکی حالت پر رحم نہیں آتا اور آپکا دل اُنکی تکالیف کو دیکھکر جوش مار کے یہہ خیال پیدا نہیں کرتا کہ میرے اِسکام میں چاہے جسقدر مشقت و تکلیف پڑے مگر اب ہم اُن عاجزونکو اِس قید سخت سے آزاد کرائیں گے + باقی آئندہ

اخبارات تاربرقی

لنڈن۔ یکم جولائی ۱۸۸۰ء۔ مسٹر فاسٹ صاحب نے ہوس آف کامنز میں مسودہ خرید ایسٹ انڈیا ریلوے کی ترمیم پیش کی اور کہا کہ مسودہ موجودہ باقی ریلوے لینونکی خرید پر موثر نہیں ہوسکیگا انڈر سکرٹری ہند نے اُسکی نسبت اپنی منظوری ظاہر کی +

قندھار یکم جولائی ۱۸۸۰ء۔ مسٹر راجرز جسکو خیدون ہوئے زخمی کیا گیا تھا اب اچھا ہو رہا ہے۔ قاتل کل پھانسی دیا گیا +

دہلی۔ ۲ جولائی ۱۸۸۰ء۔ سٹیٹ ریلوے ٹرین جو دوشنبہ کی رات کو دہلی سے روانہ ہوئی اُسکو مقام بندیکے سے تین میل کے فاصلہ پر سخت صدمہ پہونچا۔ بارش کے باعث سڑک بہ گئی اور انجن ایک غار میں جاگرا ایک دین اور چند گاڑیوں کو وہ ورین سے دیکھا گیا ایک گارڈ اور ۷ دیسی مسافر مرگئے اور بہت سے مجروح ہوئے دو ڈرایور بھی مرگئے ہیں پارسی انجن ڈرایور بہت زخمی ہوگیا دو گاڑیاں پاش پاش ہوگئیں +

الہ آباد ۳۔ جولائی ۱۸۸۰ء بندیکی کے سٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے پر یکم ماہ حال کو ایک بہت بڑا حادثہ گذرا۔ بارشوں کی کثرت کے باعث نالہ اُمڈ آیا تھا اور چھوٹے سے پل کے پاس اپنے کناروں پر سے بہ نکلا۔ ایک انجن اور پانچ دیسی مسافرونکی گاڑیاں بالکل ٹوٹ گئیں اور لکڑیاں وغیرہ جنکے ساتھ لوہا لگا ہوا ہے پانی کی تہہ میں بیٹھ گئیں چالیس دیسی



مسافر جسمیں ایک گارڈ بھی شمار ہے کُل صرف ۱۶ لاشیں برآمد ہوئیں۔ پانی کے زور سے باقی مسافران ریل کو بھی تھوڑی بہت تکلیف ہوئی۔ اگر گاڑیوں کو آگ نہ لگ جاتا تو غالباً بہت نقصان ہوتا ایک پارسی انجن ڈریور بڑی خوش قسمتی سے بچ گیا ہو مگر اُسکو سخت ضربیں آئی ہیں +

لنڈن ۲ جولائی ۱۸۷۹ء۔ عام وزرا کی طرف سے ایک خط وکتابت اِس مضمون کی شایع ہوئی ہو کہ خدیو مصر معزول کئے گئے ہیں اور سلطنت انگلنڈ و فرانس نے مصر کے انتظام ملکی و مالی کا ذمہ اُٹھا لیا ہو +

میجر جنرل تھولر صاحب کو نایٹ کا خطاب دیا گیا +

اخبار ڈیلی نیوز میں ایک پیغام تار برقی مورخہ ۶ جون ۱۸۷۹ء آمدہ کیپ ٹون سے معلوم ہوا کہ سی وایو سرغنہ اقوام زولو انگریزوں سے صلح کرنے کی تجویز کر رہا ہو۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ انگریزوں نے شرایط صلح کے انگلنڈ سے آنے تک اُسکو جنگ کی مہلت دی ہو اب کامل اُمید ہو کہ صلح ہو جائیگی اور لڑائی کا خاتمہ ہوگا۔ سر سٹیفورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے ہوس آف کامنز میں کہا کہ جنگ زولو پر پچاس لاکھ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہو +

انگریزی فصل کی اُمید اچھی نہیں گیہوں کی فصل کو بارشوں کی کثرت سے نقصان پہونچا ہو +

قندھار ۴ جولائی ۱۸۷۹ء کرنل مسٹر ڈرم صاحب میجر متعلقہ رجمنٹ دوم بلوچ کو اسی رجمنٹ کے تین آدمیوں نے جو علاوہ ازینے سلح تھے مار ڈالا یہہ لوگ بیجر ندکور کی گھات میں تھے کہ جسوقت خیمہ کو آتے ہیں۔ سنا جاتا ہو کہ اُسکا سبب ہندوستان کی چند عورتوں پر آپس کا حسد تھا +

چھاونیوں کے سائیسوں اور گھسیاروں میں ہیضہ شروع ہو گیا ہو اور پانچ واردات ہو چکی ہیں +

تیسری اور چوتھی واردات مہلک ہوئی انگریزوں میں یہہ بیماری مطلق نہیں اور وہ سب طرح تندرست ہیں +

شملہ ۳ جولائی ۱۸۷۹ء۔ یہہ قرار پا گیا ہو کہ سر سٹیوارٹ بیلی صاحب سر ایشلی ایڈن صاحب کی غیر حاضری میں جو فوجی کمیشن کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں بنگال کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہونگے سر ایشلی ایڈن صاحب اِس اثنا میں عارضی طور پر آسام کی چیف کمشنری کا کام بھی دینگے +

قندھار ۴ جولائی۔ ابر آتا ہو اور بارش شروع ہونے لگی ہو۔ چنانچہ قدرے تقاطر ہوتا رہتا ہو +

ایک اور شخص ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہوا +

لنڈن ۴ جولائی۔ سب سے آخری خبر جو کیپ ٹون سے ۱۵ جون کو آئی اُس سے معلوم ہوا کہ چند قاصد شاہ کیٹیوایا کی طرف سے انگریزی کیمپ میں پہونچے۔ اور یہہ شہرت پھیل گئی کہ دونوں طرف سے یہہ امر منظور ہو گیا ہو کہ دو ہفتہ تک لڑائی ملتوی رہے +

جنرل نیوڈی گیٹ نے اپنی فوج لیکر تمام ملک جو دریائے ہرات یازی اور یوپو کے اندر واقع ہو وہاں سے غنیم کو نکال دیا ہو +

لفٹنٹ کیری کی نسبت جو شاہزادہ نپولین کے ہمراہ تھا جبکہ زولوؤں نے شاہزادہ موصوف کو قتل کیا تھا کورٹ مارشل مقرر ہوگا کیونکہ لفٹنٹ مذکور بوقت کارزار غافل رہا تھا۔ شہزادہ نپولین کی لاش جہاز موسومہ آزنٹس کے ذریعہ سے پہونچائی جائیگی +

لنڈن ۵ جولائی۔ ہوس آف کامنس کے تمام ممبران نے اِس تجویز کو منظور کیا کہ ایک عرضداشت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت میں بدیں مضمون ارسال کیجاوے کہ شاہی کمیشن مقرر ہو تاکہ زمینداروں کی پست حالت پر جو آجکل انگلنڈ میں واقع ہو رہی ہو غور کرے +

بمبئی ۵ جولائی۔ ایک خاص تار برقی سے جو ٹائمس آف انڈیا کے پاس آئی اُس سے معلوم ہوا کہ کرنل براؤن صاحب کے منڈالی میں داخل ہونیکے چار روز بعد ایک خاص گزٹ رنگون میں شایع ہوا۔ اُس میں لکھا ہو کہ شاہزادہ نینگ کے بیٹے اور بیٹیاں اور بیگمات اور تین چچاؤں کے بیٹے شاہ تھیبا کے حکم سے قتل کئے گئے۔ اس ناشایستہ حرکت سے وہ اقرار جو برہما کے لوگوں نے مسٹر شا صاحب کے ساتھ کیا تھا فسخ ہو گیا +

وہ خبر جو گورنمنٹ ہند کے پاس اُس معاملہ کی بابت آئی تھی خبر مذکورہ بالا کے ساتھ ملتی ہو۔ یہہ خیال کیا جاتا ہو کہ شاہ برہما خونریزی سے باز نہیں آتا کیونکہ اُسکے گمان میں یہہ سما گیا ہو کہ انگریز ہمارا کچھہ نہیں کر سکتے +

باشندگان برہما بطور تمسخر کے بیان کرتے ہیں کہ انگریزوں نے پہلے تو امیر کابل کو مغلوب کیا اور پھر امیر کابل کو سالانہ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہو تاکہ وہ صلح قایم رکھے اور وہاں کے لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ اِس خونریزی کی بابت انگریز کچھہ نہیں کرینگے۔ جو کام تجارت کا منڈالی میں بند ہو گیا تھا اب پھر جاری ہو گیا ہو اور اُس میں ترقی ہوتی جاتی ہو +

شاہ برہما نے اپنے یہاں دس قمار خانہ جاری کر دئے ہیں جن سے روزمرہ اسّی ہزار روپیہ وصول ہوتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اِس قمار بازی میں مشغول رہتے ہیں اور شاہ برہما کے ظلموں پر کچھہ خیال نہیں کرتے +

کیپ ٹون ۱۷ جون۔ وہ فوج جو قلعہ پیرسن میں مقیم تھی اب قلعہ چلمسفورڈ کی طرف جانے لگی ہو۔ اور اُمید کیجاتی ہو کہ یہہ فوج بہت جلد کرنل وڈ صاحب کی فوج کے ساتھ ملجائیگی +

لنڈن ۶ جولائی۔ کرنل ولسلے منسٹر ایبے میں لارڈ لارنس

صاحب کی تجہیز و تکفین کی رسومات بڑی شان و شوکت کے ساتھ عمل میں آئیں +

حضور ملکہ معظمہ نے اپنی جانب سے ایک شخص بطور اپنی قایم مقامی کے تجہیز و تکفین کے لئے ویسٹ منسٹر ایبے میں بھیجا تھا۔ لارڈ لارنس صاحب کے جنازہ اُٹھانے والوں میں صاحبان مندرجہ ذیل شامل تھے سر بارتھ کوٹ صاحب لارڈ نارتھ بروک صاحب ارل آف شیفٹس بری صاحب۔ لارڈ نیپیر صاحب۔ سر ولیم میور صاحب۔ سر ہنری نارمن صاحب سر رابرٹ منٹگمری صاحب۔ سر آرتھر ہیلپس صاحب۔ اور انکے علاوہ اور روسا انگلنڈ بھی موجود تھے +

ہوس آف لارڈس میں ارل کمبرلی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ لارڈ چلمسفورڈ صاحب کی طرف سے ایک مراسلہ مورخہ ۶ جون آیا ہی جس میں لارڈ موصوف بیان کرتے ہیں کہ شاہ کیٹیوایا کے ساتھ شرایط مندرجہ ذیل مقرر کرنا چاہئے۔ اوّل شاہ کیٹیوایا اُن دو توپوں کو اور اُن بیلوں کو جو سندولہ کی لڑائی میں اُنہوں نے لیلئے ہیں اپنے قاصدوں کے ہاتھ واپس کر دے۔ دوّم۔ شاہ کیٹیوایا یہہ اقرار کرے کہ تمام اُن جنگی ہتھیاروں کو جو انگریزوں کے جنگ کے وقت لئے ہیں واپس کر دے سیوم۔ زولوں کی ایک رجمنٹ ہمارے کیمپ میں آوے اور اپنے ہتھیار ہمارے حوالہ کر دے تاکہ شاہ کیٹیوایا کی تابعداری کی علامت ظاہر ہو۔ جب تک اُن شرایط کا جواب ہوم گورنمنٹ کی طرف سے نہ جائیگا تب تک جنگ زولو ملتوی رہیگا +

رنگون ۷ جولائی۔ وہ خبر جو منڈالی سے بدیں مضمون آئی تھی کہ یہاں پر پھر خونریزی شروع ہوگئی سو اسکی صداقت ہوگئی۔ کرنل براون صاحب کے پہونچنے سے اب تک ۱۲ آدمی قتل کئے گئے +

شملہ ۶ جولائی۔ خبر آئی ہی کہ ملک برہما میں ظلم بھامو کے پاس بہت ہنگامہ برپا ہوا۔ وے آدمی جنہوں نے ڈاکٹر اسمتھ صاحب کو مقام تحل میں مار ڈالا تھا فرقہ دتازنی وے حشت میں سے تھے۔ وے بہہ آدمی چوری کے لئے آئے تھے مگر اُنکو صاحب موصوف راستہ میں ملے +

اسایش مسافران ریل درجہ سویم

صاحب مہتمم اخبار نور افشاں لودیانہ سلامت +

ماہ اپریل گذشتہ میں میجر بیڈن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر جالندھر نے صاحب کمشنر بہادر جالندھر کے توسط سے گورنمنٹ پنجاب میں اِس امر کی اطلاع دی کہ جو مسافران سندھ پنجاب و دہلی ریلوے کے ذریعہ تیسرے درجہ کی گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں اُنکو گاڑیوں کے دروازوں کے مقفل ہونے کے سبب سے قضاء حاجت کے بارہ میں نہایت دقت ہوتی ہی۔ اِس تحریر کے پہونچنے پر گورنمنٹ نے حکام ریلوے سے صاحب کنسلٹنگ انجنیر کی معرفت خط و کتابت کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ حکام ریلوے مذکور نے اِس بات کو منظور کر لیا ہی کہ تیسرے درجہ کی گاڑیکے وہ دروازے جو پلیٹ فارم یعنے ریلوے اسٹیشنوں کے چبوتروں کے مقابل ہوں قفل بند نہ کئے جاویں لیکن چونکہ دروازوں کو عدم مقفل ہونے کے سبب سے اُن کے اتفاقیہ کھل جانے اور مسافروں کے گر جانے کا احتمال تھا لہذا حکام ریلوے مذکور نے یہہ انتظام کیا ہی کہ ہر ایک دروازہ گاڑی کو الیسی قسم کا ایک ایک قبضہ یعنے چٹکنی لگائی جاوے جو گارڈ یعنے محافظ ریلوے گاڑی کے روانگی کے وقت بہت سرعت سے بند کر سکے اور مسافر بوقت ضرورت ریلوے کے اسٹیشنوں پر پہونچنے کے وقت آسانی سے کھول سکے +

اِس امر کی کیفیت گورنمنٹ عالیہ کے ارشاد سے آپکے پاس بدیں مراد بھیجی جاتی ہی کہ آپ اُسکو اپنے اخبار میں عوام الناس کی اطلاع کے لئے شایع کریں فقط

مرقومہ ۳ جولائی ۱۸۷۹ء

از
گوردت سنگھ

قایم مقام میر منشی محکمہ عالیہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مقام شملہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا